سوے حرم، ڈاکٹر ظفر حسین ظفر۔ ناشر: قرطاس، فلیٹ نمبر ۱۵-اے، گلشنِ امین ٹاور، گلستانِ جوہر، بلاک ۱۵، کراچی۔ فون: ۳۸۹۹۹۰۹-۰۳۲۱۔ صفحات: ۱۱۱۔ قیمت: ۱۰۰ روپے۔

سوے حرم دیدۂ دل سے سفرِحجاز اور حرمین شریفین کی زیارت اور دید کا عکس ہے۔ مصنف نے اس مختصر سے سفرنامے میں روح پرور لمحوں کی تصویر کشی کرتے ہوئے ان اہم ترین مسائل کو چھیڑا ہے جن پر عام سفرنگار کم توجہ دیتا ہے۔ مثال کے طور پر کچھ علماے کرام کے نقطۂ نظر کے مطابق حدودِ حرم کے اندر وقف کا مسئلہ۔ اس کے علاوہ انھوں نے دکان داروں کے ان حربوں کا ذکر بھی کیا ہے جو دجل وفریب سے زائرین کو لوٹتے ہیں۔

بیانیہ انداز، مبالغے اور تصنع سے مبرا یہ سفرنامہ انسانی سوچ، فکر اور نفسیات کے اس پہلو کا آئینہ دار بھی ہے کہ کوئی انسان بڑی آزمایش سے دوچار ہو تو وہ صدمہ کہاں کہاں اُسے بے تاب کر دیتا ہے۔ جواں ہمت انسان بھی کہاں کہاں سہاروں کے خواب دیکھتا ہے اور یقیناً ایسے حساس انسان کی دعاؤں کی تاثیر زود اثر ہوجاتی ہے۔ بے شک کوئی آزمایش اللہ تعالیٰ کے اذن کے بغیر نہیں آتی اور گہرے اثرات بھی مرتب کرتی ہے۔ (عبداللہ شاہ ہاشمی)

صحیفہ، شبلی نمبر، مدیر: افضل حق قرشی۔ ناشر: مجلس ترقی ادب، ۲-کلب روڈ، لاہور۔ فون: ۹۹۲۰۰۸۵۶-۰۴۲۔ صفحات: ۷۲۰۔ قیمت: ۶۵۰ روپے۔

۲۰۱۴ء کو 'سالِ حالی وشبلی' کے طور پر منایا گیا۔ اخبارات و رسائل میں ملّت کے دونوں محسنوں پر بہت کچھ شائع ہوا۔ بعض اداروں نے حالی وشبلی سیمی نار بھی منعقد کیے۔ پاکستان کی نسبت بھارت میں تقریری اور تحریری لوازمہ زیادہ مقدار میں سامنے آیا۔ معارف کے مدیرِاعلیٰ ڈاکٹر اشتیاق احمد ظلّی کی دل چسپی سے دارالمصنّفین نے شبلی پر عالمی سیمی نار منعقد کیا تھا، پھر رسالے کے خاص نمبر کے علاوہ شبلی پر متعدد کتابیں بھی شائع کیں۔ مجلس ترقی ادب لاہور کے مجلّے صحیفہ کا زیرنظر شبلی نمبر اپنے موضوع پر ایک اہم دستاویز کی حیثیت رکھتا ہے۔ تقریباً ۵۰ مضامین پر مشتمل اس ضخیم اشاعت میں شبلی کے سوانح، تصانیف، شعری ونثری کاوشوں اور ان کی نقاد، شاعر، سیرت نگار، مؤرخ کی حیثیتوں پر ہمارے معروف اہلِ قلم (سرسیّد احمد خاں سے لے کر راقم الحروف تک) نے لکھا ہے۔

نئے اور پرانے منتخب مضامین کی تدوین، اشعار اور حوالوں کی اصلاح اور اقتباسات کی تصحیح

کے ذیل میں ایڈیٹر کی محنت صاف نظر آتی ہے۔ مجلس ادارت (تحسین فراقی اور افضل حق قرشی) نے بھی مضامین کی شکل میں اپنا حصّہ ڈالا ہے۔ ڈاکٹر تحسین فراقی کا مضمون خصوصیّت سے علّامہ شبلی کے ایک ایرانی مداح و مترجم فخرِ داعی گیلانی سے متعارف کراتا ہے۔ ہمارے علمی حلقوں میں بہت کم لوگ ان سے واقف ہوں گے۔

قرشی صاحب نے شبلی کی ۱۶ غیر مدّون تحریروں اور تقریروں پر مشتمل 'نوادرِ شبلی' پیش کیے ہیں۔ مختصر یہ کہ شبلی پر یہ ایک معلومات افزا اور مستند اشاعت ہے۔ (رفیع الدین ہاشمی)

سرکاری اداروں کی اصلاح، پروفیسر ڈاکٹر عبدالوہاب۔ ناشر: ایٹلانٹس پبلی کیشنز، ایسٹرن اسٹوڈیو کمپاؤنڈ، بی ۱۶ سائٹ کراچی۔ فون: ۰۲۱-۳۲۵۷۸۲۷۳۔ صفحات: ۳۸۴۔ قیمت: ۵۸۰ روپے۔

پروفیسر ڈاکٹر عبدالوہاب پاکستان میں شعبۂ تعلیم کے حوالے سے کسی تعارف کے محتاج نہیں۔ آپ قریباً ۴۵ سال درس و تدریس، تعلیمی اداروں کے انتظامی معاملات اور مختلف نوعیت کی ذمہ داریوں پر فائز رہے، جہاں انھیں مختلف اور ہمہ گیر نوعیت کے تجربات اور مشاہدات ہوئے۔ زیرنظر کتاب انھی منفرد تجربات و مشاہدات کا نچوڑ ہے، جنھیں مصنف نے بہت خوبی سے قلم بند کیا تاکہ آیندہ آنے والے افراد کو ان تجربات سے استفادے کا موقع ملے۔

کتاب کو دو حصوں میں تقسیم کیا گیا ہے۔ پہلا حصّہ (ص ۲۹ تا ۲۲۰) آئی بی اے سے حاصل شدہ مشاہدات سے متعلّق ہے جہاں مصنف نے بحیثیت لیکچرار، ڈین اور بعدازاں ڈائرکٹر کی حیثیت سے ایک طویل عرصہ گزارا ہے۔ حصّہ اول میں معیارِ تعلیم کی بہتری، ادارے میں نئے پروگرامات کے اجرا، نظم و ضبط کے اُمور، میرٹ کی بحالی، مالی بدعنوانیوں پر قابو پانا، دباؤ کا مقابلہ اور تعلیمی ادارں میں امن و امان کے حوالے سے کیے گئے اقدامات اور نتائج پر گفتگو کی گئی ہے۔

کتاب کا دوسرا حصّہ (ص ۲۳۰ تا ۳۷۷) جامعہ کراچی، جہاں مصنف شیخ الجامعہ کی حیثیت سے فائز رہے، کے مشاہدات پر مبنی ہے۔ حصّہ دوم میں جامعہ کراچی میں کی گئی تعلیمی و انتظامی اصلاحات، ریسرچ کی حالت زار اور جامعہ کے اثاثہ جات کی حفاظت سے متعلّق اُمور زیر بحث آئے ہیں۔

اس کتاب کا اصل سبق یہ ہے کہ کسی ادارے میں بگاڑ ہو اور سربراہ اصلاحِ احوال کرنا چاہے تو وہ بڑی حد تک کر سکتا ہے۔ شرط یہ ہے کہ وہ خود ایسے کردار کا مالک ہو کہ کوئی انگلی نہ اُٹھا